سوال

(464) تعزیت کے لیے تین دن فوت شدہ آدمی کے گھر جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فوت شدہ آدمی کے گھر تین دن کے بعد تعزیت کی خاطر جانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تعزیت کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ممکنہ حدتک قریب ترین فرصت میں اظہار تعزیت ہونا چاہیے۔ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کے بچے کی وفات پر بایں الفاظ تعزیب فرمائی:

«ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئی عندہ باجل مسمی»

مزید علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

«تعزیہ اہل المیت ولم یکن من ہدیہ ان یجتمع للعزاء ویقرالہ القرآن لا عند قبرہ ولا غیرہ وکل بدعة حادثہ مکروہتہ وکان من ہدیہ السکون والرضا بقضاء اللہ والحمد للہ والاسترجاع ویبرا ممن خرق لاجل المصیبة ثیابہ او رفع صوتہ بالندب والنیاحة او حلق لہا شعرہ وکان من ہدیہ ان اہل المیت لا یتکلفون اطعام الناس بل امر ان یصنع الناس لہم طعاما یرسلونہ الیہم وہذا من اعظم مکارم الاخلاق والثیم والاحمل عن اہل المیت فانہم فی شغل بمصابہم عن اطعام الناس وکان من ہدیہ ترک نعی المیت بل کان ینہیٰ عنہ ویقول ہو من عمل الجاہلیة وقد کرہ حذیفة ان یعلم بہ اہلہ الناس اذامات وقال: اخاف ان یکون من النعی» (ذاد المعاد الجزء الاول ص: ١٤٦)

یعنی ''تعزیت کے لئے اہل میت کے ہاں جمع ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں تھا اور نہ میت کے لئے قرآن خوانی کرنا قبر کے پاس اور نہ اس کے علاوہ یہ جملہ امور خود ساختہ بدعات مکروہ میں شامل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار یہ تھا کہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرتے اور اللہ کی قضا وقدر کے ساتھ رضاء کا اظہار فرماتے۔ اللہ کی حمد وثناء کرتے۔ ''انا للہ'' پڑھتے۔ جو آدمی مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑتا یا نوحہ کرتا یا سر مڈاتا اس سے بیزاری کا اظہار کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے یہ بھی ہے کہ اہل میت لوگوں کو کھانا کھلانے کی تکلیف نہ کریں۔ بلکہ لوگ کھانا تیار کرکے ان کے پاس نہ بھیجیں یہ بات آپ کے عظیم اخلاق کی نشاندہی کرتی ہے۔ اہل میت کی پریشانی کی بناء پر لوگوں کو کھانا کھلانے کا بوجھ ان سے ہلکا کردیا ہے۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ بھی تھا کہ کسی کی موت پر واویلا اور تشہر عام کرنے سے روکتے فرماتے یہ جاہلیت کے اُمور سے ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکروہ سمجھا کہ ان کے اہل خانہ ان کی وفات کی کسی کو اطلاع کریں۔ کہا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں یہ ''نعی' میں شمار:

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص756

محدث فتویٰ